

انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات وواقعات کا مستند ترین مجموعہ

قصص الانبیاء

پروگریسو بکس

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

قصص الانبیاءؑ

مصنف

قاری شہزاد رسول قادری

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ○ لاہور

042-7352795 - 7124354

نام کتاب : قصص الانبیا

مصنف : حافظ قاری شہزاد رسول قادری

تعداد : 1100

ناشر : چوہدری غلام رسول
میاں جواد رسول

طباعت : زاہد بشیر

قیمت : روپے

ترجمہ:۔ کہا شیطان نے اے آدم علیہ السلام تمہیں بتاؤں وہ درخت کہ جس سے زندگی جاوید ملے اور بادشاہی پرانی نہ ہو اور بولا قسم خدا کی میں سچ کہتا ہوں اور تمہاری برائی نہیں چاہتا بلکہ میں تو آپ کو نصیحت کرتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وقاسمها انی لکما لمن الناصحین فدلهما بغرور** ترجمہ:۔ اور شیطان نے ان کے پاس قسم کھائی پس حوا علیہا السلام نے اس کے قسم کھانے سے یقین کرلیا کہ یہ جو کہتا ہے سچ کہتا ہے تب اس سے فریب کھا کر اس درخت پر ہاتھ بڑھایا تین دانے گندم کے لئے ایک تو آپ کھایا اور دو دانے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے لائیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب حوا علیہا السلام نے گندم خوشے توڑ لئے تو خوشے کی جگہ سرخ ہو گئی اور ایک قطرہ خون اس سے ٹپکا تب اللہ تعالیٰ نے اپنی قسم کھا کر فرمایا کہ تمہاری بیٹیوں کو قیامت تک ہر مہینے میں ایک مرتبہ خون آلودہ کروں گا اور اپنے درخت کی داد تجھ سے اور تیری بیٹیوں سے لوں گا۔ پس حضرت آدم علیہ السلام بہشت میں جب تخت پر جا بیٹھے گندم خود بخود ان کے نزدیک آموجود ہوا۔ اور جب بوئے شیریں اس کی حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت نے تخت سے کہا کہ تو یہاں سے مجھے دور لے جا کر رکھ۔ تب وہ تخت سے نیچے اترے تو وہاں بھی گندم جاموجود ہوا غرض جہاں کہیں حضرت جا کر بیٹھتے وہیں گندم بھی آجاتا خبر بیان کی جاتی ہے۔ کہ اسی طرح تخت نے ان کو ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر بھی جا پہنچایا مگر وہاں بھی گندم جا موجود ہوا۔ بعدہ گندم کہنے لگا اے حضرت آدم علیہ السلام جو کچھ خدا نے مقدور کیا ہے سو وہ ضرور پہنچے گا۔ اگر تم لاکھوں برس کی راہ کے فاصلہ پر بھی جا کر رہو گے گندم وہاں بھی پہنچے گا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت حوا حضرت آدم علیہما السلام کے لئے دو دانے گندم کے لے گئیں۔ وہ بولے یہ کیا چیز ہے۔ حوا علیہا السلام نے کہا یہ پھل اس درخت کا ہے جس درخت کے پھل کھانے سے ہمیں خدا نے منع فرمایا تھا۔ اس میں سے میں نے ایک دانہ کھایا اور دو آپ کے واسطے لائی ہوں حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اس میں کیا لذت ہے؟ وہ بولیں کہ حلاوت شیریں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں کھاؤں گا میرا اللہ تعالیٰ سے عہد ہے کہ اس درخت سے میوے نہ کھانا اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ولقد عهدنا الی ادم من قبل فنسی ولم نجدله عزماہ

ترجمہ:۔ اور ہم نے عہد کر دیا تھا آدم کو اس سے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت۔ حوا علیہا السلام جب مایوس ہوئیں حضرت آدم علیہ السلام کو دانہ کھلانے سے پہلے ایک پیالہ شراب بہشت سے لا کر پلا دیا تو بے ہوش ہو کر ان سے دو دانے گندم کے لے کر کھا گئے اور عہد شکنی ہوئی۔ ہنوز دانے ابھی حلق سے نیچے نہیں اترے تھے کہ تاج ان کے سر سے اڑ گیا اور تخت سے بھی نیچے گر گئے۔ اور دونوں ننگے ہو گئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فلما ذاقا الشجرۃ بدت لهما سواتهما وطفقا يخصفن عليهما من ورق الجنة٥

ترجمہ:۔ پھر چکھے درخت سے دونوں نے میوے اور ظاہر ہوئیں شرم گاہیں ان کی اور بہشت کے پتے جڑنے لگے جس درخت کے پاس پتے کے لئے جاتے تو وہ درخت پتے نہ دیتا۔ جب درخت انجیر کے پاس دونوں گئے تو اس درخت نے سر جھکا دیا اور کہا **خذمنی ورقا** یعنی تم مجھ سے پتے ضرورت کے مطابق لے لو اور ان پتوں سے اپنی ستر کی پردہ پوشی کر لو۔ چنانچہ دونوں نے اس درخت سے پتے لے کر اپنے اپنے ستر ڈھانک لئے اور درخت عود سے بھی پتے لے کر اپنی ستر پوشی کر لی۔ بعد جناب باری سے آواز آئی اے انجیر کے درخت تو نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا میں نے تجھ سے خرابی و خشکی دور کر کے یہ لذت عطا کی کہ اگر تجھ کو کوئی ستر (70) دفع بھی کھائے تو وہ نئی نئی لذت تجھ سے اٹھائے گا اور اسی طرح درخت عود کو بھی خطاب ہوا کہ اے درخت عود سب کے نزدیک میں نے تجھے عزیز کیا کہ آگ پر دھر کر تجھ سے خوشبو لیں۔ بعدہ بہشت کے باشندے آواز دینے لگے کہ آدم و حوا علیہما السلام دونوں خدا کی درگاہ میں عاصی ہوئے اور دیوانوں کی طرح بہشت میں بھٹکتے پھرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں عاصی ہوئے ندامت اور شرمندگی سے پھر رہے تھے اسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے تین بار ان کی پکار ہوئی جواب اس کا کچھ نہ دیا حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے اے آدم علیہ السلام تجھے تیرا رب بلاتا ہے۔ تب آدم علیہ السلام نے کہا یارب ہم تجھ سے شرمندہ ہیں۔ قولہ تعالیٰ

وناد هما ربهما الم انهكما عن تلكما الشجرة واقل لكما ان الشيطن لكما عدو مبين٥